بحمدہٖ سبحانہٗ

اِعلائے حق

یعنی

روئداد منظورہ اِجماعِ مرشدینِ مہدویہ

فقیر ابو سعید سیّد محمود غفرلہ الرب الودود
داعئ اِجماعِ مرشدین مہدویہ

شوال المکرم ۱۳۸۸ سنہ ہجری مطابق جنوری ۱۹۶۹ سنہ عیسوی

۷۸۶
۹۲

اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

بے شک باطل تو مٹنے ہی والا تھا

اِعلائے حق

یعنی

روئداد منظورہ اجماع مرشدین مہدویہ

فقیر ابوسعید سید محمود غفرلہ الرب الودود

داعیٔ اجماعِ مرشدین مہدویہ

شوال المکرم ۱۳۸۸ھ م جنوری ۱۹۶۹ء

بلاهدیه

اعجاز پرنٹنگ پریس چھتہ بازار حیدرآباد

۴۸۶/۴۹۲

تحریک

برائے انعقاد اجلاس اجماع مرشدین مہدویہ

(اسی بناء پر ۳ ر و ۱۵ ر شوال کے دو اجلاس منعقد ہوئے)

تحریک کرتا ہوں کہ قوم میں اسوقت انتشار کی جو کیفیت پیدا ہو گئی ہے اسکے پیش نظر اجماع مرشدین مہدویہ کا اجلاس منعقد کرنا ضروری ہے اس سے پہلے ہی "حیات پاک" کی اشاعت کے زمانے میں انتشار رفع کرنے کیلئے اجماع کا اجلاس منعقد کرنے کی تحریک کی گئی تھی۔ اگر اس پر عمل کرنے کا موقع دیا جاتا تو آج انتشار کی کیفیت اتنی بڑھنے نہ پاتی۔ فی الوقت اجلاس میں دو بنیادی وعقائدی امور پر غور کرکے فیصلہ کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک یہ کہ احکام ولایت سے ہر حکم از روئے مذہب مہدویہ فرض ہے یا لازم یا واجب؟ فرامین حضرت مہدی علیہ السلام کی روشنی میں فیصلہ کیا جائے دوسرا یہ کہ انکار مہدی موعود کفر ہونیکا اعتقاد، روایات متواترہ سے ثابت ہے یا یہ کہ بعد کے مہدوی بزرگوں کی تراش خراش ہے اور جن روایات قومی سے انکار مہدی کفر ہونا ثابت ہوتا ہے، کیا وہ روایات موضوعہ ہیں؟ کیوں کہ اظہار حقیقت نامی پرچے کے صفحہ ۳۳ و ۳۴ پر ایسی ہی باتیں لکھی گئی ہیں، جن سے حضرت مہدی موعودؑ حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ اور دوسرے تمام صحابہ و تابعین و تبع تابعین پر افترا کرنا لازم آتا ہے۔

چونکہ ان نظریات کا تعلق مذہب مہدویہ کے بنیادی عقائد سے ہے اس لئے ان پر غور کرکے فیصلہ کرنے کے لئے جلد سے جلد اجماع کا اجلاس منعقد کیا جائے۔

مجھے اس تحریک سے اتفاق ہے۔ — فقیر سید محمود سکندر آبادی

فقیر سید خدا بخش رشدی مہدی — ۲۸ ر رمضان ۱۳۸۸ ہجری

باسمہٖ تعالیٰ شانہٗ

حامداً ومصلیاً:۔ اس وقت قوم میں جو بحرانی صورتِ حال پیدا ہوئی ہے خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نازک دور میں ایک امرِ خیر یہ انجام پایا کہ مذہب مہدویہ کا ایسا اہم مسئلہ جس پر مہدیت اور مہدویت کی بنیاد ہے پھر ایکبار بالاتفاق طئے کر دیا گیا اس کی وجہ سے نہ صرف موجودہ زمانہ کے لوگوں کو بلکہ آنیوالی نسلوں کو بھی اپنے اعتقاد کو مستحکم و استوار رکھنے میں مدد ملے گی۔ اور یہ امرِ خیر تاریخی حیثیت سے یادگار رہیگا۔

مولانا سید خدابخش صاحب رشدیؔ بوجہ ناسازئ مزاج اجماع کے اجلاس میں شریک نہو سکے۔ اسلئے مراسلہ کے ذریعہ اپنی رائے اور تحریک روانہ کی، مولانا کے حسبِ فرمائش وہ مراسلہ شائع کیا جاتا ہے۔

مقدمہ

"بخدمت معزز رکن و داعی اجماع مرشدین مہدویہ

تحریر سید محمود صاحب یداللّٰہی

پیر بخش کے سلسلہ میں ترقیم ہے کہ یہ فقیر اور حمید میاں صاحب محمود صاحب حمید صاحب کے بیان "اعلانِ صداقت" کے گواہ ہیں اس کی ایک کاپی حمید میاں صاحب کے پاس موجود ہے۔ اسمیں موصوف نے اپنے سب غلط بیانات کو جو اظہارِ حقیقت وغیرہ میں چھپے ہیں کالعدم قرار دیا ہے لہذا حسبہٗ اس تحریر کی قبولیت کی کارروائی کی جائے مجھے اس فیصلہ سے بالکلیہ اتفاق ہوگا۔ اس کارروائی کی طباعت کا انتظام بھی بہت مناسب ہوگا یہ فقیر بوجہ خرابی صحت حاضرِ اجلاس ہونے سے قاصر ہے۔ فقط

المرقوم ۱۲؍ شوال المکرم ۱۳۸۸ھ فقیر ابو رشید سید خدا بخش رشدی مہدوی

بربنائے تحریک مذکور اجماع کے ۱۵؍ شوال ۱۳۸۸ھ کے اجلاس نے مندرجہ ذیل مضمون روداد بغرضِ طباعت و اشاعت بالاتفاق منظور کیا۔

"حیاتِ پاک" مولفہ جناب سید محمود صاحب یداللّٰہی کی اشاعت کے بعد متعدد اعتراضات منظرِ عام پر آئے۔ اس کے عرصہ کے بعد ایک اور پرچہ "اظہارِ حقیقت" کے نام سے شائع کیا گیا۔ اس میں ذاتیات سے قطع نظر ایمانیات سے تعلق رکھنے والے مذہب مہدویہ کے بنیادی مسائل کو اس طرح پیش کیا گیا ہے کہ جس سے قومی روایاتِ متواترہ کی خلاف ورزی، مہدی موعود علیہ السلام اور بزرگانِ خیر القرون وسلف صالحین کی جناب میں افترا پردازی لازم آتی ہے اور یہ اندیشہ صحیح ثابت ہوجاتا ہے کہ ناواقف مہدوی اور آنیوالی نسلیں، غلط فہمی میں مبتلا ہو کر اور مذہب مہدویہ کے متفق علیہ ومعتقد علیہ مسایل میں اختلاف کی بناء قایم ہو کر بدعقیدہ ہوجائیں گی۔ اس لئے مولانا سید محمود صاحب سکندرآبادی نے مولانا سید خدابخش صاحب رشدی کی تائید سے اجماع میں غور کرنے کے لئے فی الوقت مذہب مہدویہ کے دو بنیادی مسائل کو طئے کرنے کی تحریک کی۔ ایک مسئلہ انکارِ مہدیٔ موعود کفر ہونے سے متعلق ہے۔ کیونکہ دلائل قطعیہ، قومی روایاتِ متواترہ اور مرشدین کی سماع متواتر سے ثابت ہے کہ انکارِ مہدی کفر ہے۔ اس پر اعتقاد رکھنا، مہدی موعود کے خلیفۃ اللہ اور مامور من اللہ ہونے پر ایمان لانے والے ہر مہدوی کے لئے فرض ہے کہ اس کے بغیر مہدویت باقی نہیں رہ سکتی۔

اس کے برخلاف "اظہارِ حقیقت" کے صفحہ ۳۳ و ۳۴ پر سید محمود صاحب یداللّٰہی نے لکھا ہے:۔

...... اگر امامنا مہدی موعود علیہ السلام اپنے منکر کو کافر فرماتے تو یہ جلیل القدر خلفائے مہدی علیہ السلام اور ممتاز صحابہ کرام دعوے موکدہ کے (۲۵) سال بعد اور حضور کی وفات حسرت آیات کے تقریباً (۲۰) سال بعد تکفیر کے خلاف کشیدہ مرتب کرنے کی جراءت نہ فرماتے .... یہاں میں اس امر کی صراحت

کو ضروری سمجھتا ہوں کہ کافر الکفر کی ساری بحث بعد کے لوگوں کی تراش خراش ہے۔ جو بندگی میاں رضی اللہ عنہ کی تحقیق کے مقابلہ میں کوئی اہمیت نہیں رکھتی، رفتار تاریخ مہدویہ سے پتہ چلتا ہے کہ دین مہدی علیہ السلام پر جب بیرونی حملے اور اعتراض شروع ہوئے اور نئے نئے مذہب میں شریک ہونے والوں نے اپنے ساتھ ان کے اپنے قدیم عقائد کے علاوہ رسم ورواج کی پرچھائیاں بھی لائیں تو متبعین دین مہدی کے لئے یہ صورتیں ناقابل برداشت تھیں۔ افہام وتفہیم سے کام نہ چل سکا تو جذبہ انتقام کے تحت جوش مذہب کے ولولے میں جواب دینے والوں نے احتیاط اور حکمت دینی کی حد سے آگے بڑھ کر موضوعہ احادیث کی طرح جس کا کہ تاریخ احادیث سے پتہ چلتا ہے، یہاں بھی جوابی الزامات عاید کرنے کے لئے من مانی روایات وضع کرلیں کہ جن کو حقیقت دین مہدی علیہ السلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں تھا۔ یہ حقایق ہیں۔ ان سے چشم پوشی دین مہدی کو تقویت نہیں پہنچا سکتی۔ حقایق کا مقابلہ کیجئے۔ صداقت کو ہاتھ سے نہ جانے دیجئے۔ رفتار زمانہ کو آنکھیں کھول کر دیکھئے۔ حقایق سے چشم پوشی اس نازک دور میں جب کہ عام طور پر مذہب سے دلچسپی باقی نہیں رہی ہے اور یہ چشم پوشی بالکل ایسی ہے، جیسے کہ شترمرغ خطرہ کو محسوس کرکے اپنی گردن کو ریت کے تودے میں چھپاکر سمجھتا ہے کہ وہ محفوظ ہے۔ حالانکہ اس کا سارا جسم ہدف شکار ہے

کر دیا ان کو ایں وآں نے تباہ
مدلے لا الٰہ الا اللہ

(اظہار حقیقت صفحہ ۳۳ و ۳۴)

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ احکام ولایت، ازروئے فرامین حضرت مہدی علیہ السلام بحکم خداتعالےٰ فرض ہیں۔ یہ بھی متفق علیہ ومعتقد علیہ مسئلہ ہے۔

اس کے برخلاف یہ لکھنا کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے ترکِ دنیا کو واجب فرمایا "ذکراللہ وغیرہ کو لازم فرمایا"، صحیح نہیں ہے۔ اس لئے کہ ایسا کوئی فرمانِ مہدی علیہ السلام موجود نہیں ہے۔ اور نہ کسی قومی متداول کتاب میں ایسا لکھا گیا ہے۔ "حیات پاک" میں "تنویر الھدایہ" کا حوالہ جو دیا گیا، بالکل غلط ہے، کیونکہ "تنویر الہدایہ" میں احکام ولایت کو فرائضِ شرعیہ اور ہر حکم کو حسب فرمان حضرت مہدی علیہ السلام فرض لکھا گیا ہے۔

پہلے مسئلہ پر مہدیت و مہدویت کا انحصار ہے۔ دوسرے مسئلہ کا تعلق مذہب مہدویہ کی بنیاد سے ہے۔ اس لئے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کی بعثت انہی احکام ولایت کو جاری کرنے کے لئے ہوئی ہے، جن کو آپ نے خدا تعالیٰ کے حکم سے فرض فرمایا اور قرآن مجید کی آیات سے بھی تفہیم فرمائی۔

اجماع نے ۳ر شوال ۱۳۸۵ھ کے منعقدہ اجلاس مسجد زبدۃ العارفین حضرت شاہ صاحب میاں صاحب مرحوم واقع محلہ کاچی گوڑہ حیدر آباد آندھرا پردیش میں پہلے انکارِ مہدی کفر ہونے کے مسئلہ کو طئے کرنا ضروری قرار دیا۔ اس لئے کہ اس سے مہدویت کو استحکام ہوتا ہے۔ مہدویت کی برقراری کے بعد جو مسئلہ فرامینِ مہدی موعود علیہ السلام سے ثابت ہو، اس کا ماننا ہر مہدوی پر فرض ہو جاتا ہے۔ اس طرح دوسرے مسائل کا حل ہونا مشکل نہیں رہتا۔

اس لئے اجماع کے اس اجلاس نے اصولی طور پر یہ طئے کیا کہ "اظہار حقیقت" کے صفحہ ۳۳ و ۳۴ پر جو مضمون ہے ایسا مضمون لکھنے والا مہدوی نہیں رہ سکتا اس نوبت پر جناب فقیر سید حمید صاحب نے مولف صاحب "حیات پاک" و "اظہار حقیقت" کی خانگی تحریر پیش کی جس میں انکار مہدی کفر ہونے کا اقرار کیا گیا تھا۔ اجماع نے اس تحریر پر دو وجوہ سے غور کرنا غیر ضروری قرار

دیا۔ ایک وجہ یہ کہ یہ تحریر اجلاس میں پیش کرنے کے لئے نہیں دی گئی ہے۔ مولوی سید نصرت صاحب مجتہدی مولوی کامل نے خانگی طور پر حاصل کی تھی، جناب سید حمید صاحب نے ان سے حاصل کر کے اپنے صوابدید پر اجلاس میں پیش کی تھی۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ اس تحریر میں جو اعتقاد بیان کیا گیا ہے۔ اس میں اور "اظہار حقیقت" کے صفحہ ۳۲ و ۳۳ کے مضمون میں تضاد واقع ہے جب تک موخرالذکر مضمون کو غلط تسلیم کر کے ارتفاع تضاد نہ کیا جائے گا کوئی تحریر اجلاس کے لئے قابل غور نہ ہو سکے گی۔ اس بناء پر جناب فقیر سید حمید صاحب نے تحریری تیقن دیا کہ آئندہ اجلاس میں ایسی تحریر پیش کی جائے گی۔ اس لئے ۱۵ شوال کو اجلاس کا اجلاس منعقد کرنا طئے پایا۔ آج ۱۵ شوال کے اجلاس میں حسب تیقن، جناب سید محمود صاحب یداللہی کی تحریر پیش کی گئی جس کا مضمون درج ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم (نقل مطابق اصل)

"اظہار حقیقت" کی اشاعت کے بعد بعض گوشوں سے یہ صدا اٹھی کہ منکر مہدیؑ کے بارے میں میں نے اپنا اعتقاد بیان نہیں کیا ہے۔ حالانکہ میں نے اپنا اعتقاد اظہار حقیقت کے (صفحہ ۲۹) پر یہ بیان کیا ہے کہ میرا اعتقاد مسلمہ ہے اور وہی ہے جو خانوادۂ یداللہی کے بزرگان سلف کا رہا ہے۔ جس کی اساس، شاہ نصرتؒ کی تلقین رشد و ہدایت ہے چنانچہ ہمارے یہاں تربیت کے سلسلہ میں ہر ایک سے یہ اقرار کرایا جاتا ہے کہ مہدی موعود آئے اور گئے حضرت مہدیؑ موعود مامور من اللہ اور خلیفۃ اللہ ہیں۔ آپ کا مُقبل مومن اور منکر کافر ہے۔ پس اس لحاظ سے میرا اعتقاد ہے کہ منکر مہدی کافر ہے۔ میں نے "حیات پاک" میں کہیں نہیں لکھا ہے کہ منکر مہدی کافر نہیں ہے۔ یا حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنے منکر کو کافر نہیں فرمایا ہے۔ بلکہ حضرت مہدی علیہ السلام کے اکثر فرامین نقل

کئے ہیں۔ جن کے لفظ سے انکارِ مہدی کفر ہونے کا نتیجہ متخرج ہوتا ہے کسی کے
انکارِ مہدی پر اس کو حسب فرمان مہدی علیہ السلام قرآن اور حدیث کی عبارت
سنا کر حکم تکفیر عاید کرنے پر میرا الیقان اور ایمان ہے۔ اور یہی عمل صحابہ کرام
اور مہاجرین مہدی علیہ السلام کا رہا ہے۔

واضح ہو کہ "اظہارِ حقیقت" کے ۳۳ و ۳۴ پر جو عبارت ہے وہ چوں کہ
حیات پاک سے غیر متعلق ہے، اس لئے میں اس کو کالعدم قرار دیتا ہوں۔
(نوٹ) حضرت حمید میاں صاحب کو اختیار ہے کہ وہ جو مناسب
سمجھیں کاروائی فرمائیں فقط

سید محمود ید اللہی المرقوم ۲۵ دسمبر ۱۹۶۸ء

فیصلہ بالاتفاق طئے پایا کہ اجماع کا یہ اجلاس اس صفائی کی تحریر کو منظور کرتا ہے
اس لئے کہ اس سے ایک حد تک نہ صرف انکار مہدی کفر ہونے کا اقرار ظاہر ہوتا ہے
بلکہ متواترات کو تسلیم کرنے اور فرامین حضرت مہدیؑ سے جو مسئلہ ثابت ہوا اس کو ماننے
اور اس پر اعتقاد رکھنے کا جذبہ پایا جاتا ہے چوں کہ موصوف کی تالیفات مذکورہ قوم
میں شائع ہو چکی ہیں اس لئے حسب تحریک مولانا خیر البخش صاحب رشدی اجماع کا یہ اجلاس
بالاتفاق یہ بھی طئے کرتا ہے کہ اجماع کی یہ رُوداد مع تحریر مذکور شائع کر دی جائے
تاکہ مذہب کا تحفظ اور استحکام ہو جائے فقط

نوٹ :- دونوں اجلاسوں کی کاروائی کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر مہدوی پر فرض ہے کہ انکار مہدی
کفر ہونے پر اور احکام ولایت فرض ہونے پر اعتقاد رکھے اس کے برخلاف اعتقاد رکھنے
یا کلام کرنے سے مہدویت باقی نہیں رہتی۔

۱۵ر شوال المکرم ۱۳۸۸ھ فقیر ابو سعید سید محمود غفر لہ الرب الودود
۵ر جنوری ۱۹۶۹ء داعی اجماع مرشدین مہدویہ

ملنے کا پتہ

ابو سعید سیّد محمودؒ

3-3-640

قُطبی گوڑہ

حیدر آباد - اے - پی (انڈیا)